بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۲۱ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ش | ۸ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ | ۲۱ ماہ اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۹۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سر پر ذیابطیس کی وجہ سے جو پھوڑا پیدا ہو گیا تھا۔ اس کی تکلیف میں اب بتدریج افاقہ ہو رہا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

مولوی عبد السلام صاحب عمرؓ کا لڑکا عزیز عبد السمیع بیمار ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں۔

آج بہت زور کی بارش ہوئی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فضل قادیان — ۸ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ

اسلام ہی رُوحانی اور اعلیٰ اخلاق کے انسان پیش کرتا ہے

اسلام دُنیا میں اس لئے نہیں آیا۔ کہ اس کے پُر حکمت اور پُر منفعت احکام ترتیب کے ساتھ کتابوں میں درج کر دیئے جائیں۔ اور نہ اسلام کی سچی برحق و صداقت تعلیم خدا تعالےٰ نے اس لئے نازل کی ہے۔ کہ جب کہیں اسلام کا ذکر آئے۔ تو اس تعلیم کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔ بلکہ اسلام کی غرض و غائت یہ ہے۔ کہ انسان کو زندگی کا اصل مقصد حاصل کرنے کا رستہ بتائے ہر مسلم کہلانے والے کے اخلاق۔ عادات اور اعمال کو اس رنگ میں ڈھال دے کہ وُہ دُوسروں کے لئے قابلِ رشک نمونہ بن سکے۔ اور ایسی راہ نمائی کرے۔ کہ انسان کا خدا تعالےٰ کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا ہو جائے۔ اور وُہ خدا کا عبد بن جائے چُونکہ موجُودہ زمانہ میں عام مسلمان اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا ترک کر چکے ہیں اور ان کی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا کوئی اثر نہیں پایا جاتا۔ نہ روحانی لحاظ سے۔ اور نہ اخلاقی لحاظ سے۔ اس لئے عوام تو الگ رہے۔ جب مسلمان لیڈروں کی حالت اور طریق عمل زیر بحث آتا ہے۔ تو مسلمانوں کے لئے یہ کہنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ کہ ان کی زندگی سے اسلام کی شناخت نہ کی جائے۔ بلکہ اسلام کی تعلیم کو دیکھا جائے۔

حال میں اخبار "زمزم" (۱۹ اگست) نے جہاں گاندھی جی کی حسب معمول بے حد تعریف کی ہے۔ اور یہاں تک لکھا ہے کہ "لیڈری کا بُنیادی وصف فراخ نظری۔ رواداری۔ تحمل مزاجی اور نرم گفتاری ہے اور گاندھی جی کو قدرت نے یہ اوصاف نہایت ہی سخاوت سے عطا کئے ہیں .... ان کی ایک ہی تقریر کی نرم اور شیریں گفت گو سے مخالف چت ہو جاتا ہے۔ اور سُننے والا ان کے اثر سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا"

وہاں مسٹر جناح کی انتہائی مذمت کرتے ہُوئے بتایا ہے۔ کہ "مسلمانوں کا ایک ہی قابل لیڈر تھا۔ مگر ہمیں ندامت ہے۔ کہ وُہ گاندھی جی کی مروت اور مزاج کی گرد کو بھی نہ پہونچ سکا"

ان حالات میں کیا کرنا چاہیئے "زمزم" کی تجویز ہے۔ کہ:-

"ہمارے لئے صرف چارہ کار یہ ہے کہ ہم اپنا سر ندامت کے ساتھ جھکا لیں۔ اور اپنی اخلاقی حالت پر ماتم کرنے کے لئے وقف ہو جائیں"

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی ذہنی اور اخلاقی حالت کس درجہ افسوس ناک ہو چکی ہے۔ ہندوستان کے کروڑوں مُسلمانوں کا صرف ایک ہی قابل لیڈر تھا"۔ مگر وُہ بھی گاندھی جی کی گرد کو نہیں پہونچ سکتا۔ مسلمانوں کی ناکامی و نامرادی کے اس اعتراف کے بعد یہ کہنا۔ کہ "گاندھی جی کا فرض ہے۔ کہ وُہ مسلمانوں کی زندگی سے اسلام کی شناخت نہ کریں۔ بلکہ اسلام کی تعلیم سے ہر مسلمان کو پہچانیں۔ اگر مسلمان اس تعلیم پر پورے نہیں اُترتے۔ تو وُہ یہ سمجھیں۔ کہ اسلام اور ہے۔ اور مسلمان اور ہیں" اسلام کی صداقت کا اظہار نہیں۔ بلکہ اسے اور زیادہ زیر الزام لانے والی افسوس ناک حرکت ہے۔ اگر یہ ایک مسلّم حقیقت ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بیان فرمُودہ حقیقت ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ شجر اسلام نے اس زمانہ میں کونسے پھل پیش کئے۔ جن سے اسلام کی حقانیت کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر کوئی نہیں۔ اور بالفاظ "زمزم" ایک بھی نہیں۔ کیونکہ وُہ کہہ رہا ہے کہ "اسلام اور ہے اور مسلمان اور ہیں" تو اس اسلام کو کوئی کیا کرے۔ جس کا ذکر "زمزم" کر رہا ہے۔ اور جو رُوحانی نمونے پیش کرنا تو الگ رہا۔ کوئی اخلاقی نمونہ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اگر اس اسلام میں کوئی اثر نہیں۔ وُہ اپنے ماننے والوں کی زندگی میں کوئی اچھی تبدیلی نہیں پیدا کر سکتا۔ حتےٰ کہ وُہ گاندھی جی کی گرد کو پہونچنے کے قابل بھی کسی انسان کو نہیں بنا سکتا۔ تو اس کا ذکر کرنے سے کیا فائدہ۔ اور کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ نعوذ باللہ ایسے بے ثمر مذہب کی تعلیم کا کھوج لگاتا پھرے۔

افسوس مُسلمان جہاں اسلام سے بے تعلق ہو کر اس کی بے مثل برکات اور فوائد سے محروم ہو گئے۔ وہاں اپنی بے مائیگی کی وجہ سے غیر مسلموں سے اس درجہ مرعُوب ہو چکے ہیں۔ کہ ان کی ظاہری نمائشی باتوں پر لٹو ہو رہے ہیں اور انہیں انسانیت کا کمال قرار دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دُنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو انسان کو روحانی اخلاقی۔ اور ذہنی لحاظ سے کمال تک پہونچا سکتا ہے۔ پہونچا رہا ہے۔ اور قیامت تک پہونچاتا چلا جائے گا۔ موجُودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے مُسلمانوں کی اسی حالت کو بدلنے کے لئے جس پر وُہ ماتم کرنے کے لئے وقف ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپ نے ایسے باکمال انسان پیدا کئے ہیں۔ جو اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہیں۔ آج اگر کوئی اپنی کور چشمی کی وجہ سے انہیں شناخت نہ کرے۔ تو نہ کرے۔ عنقریب وُہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب تسلیم کیا جائے گا۔ کہ فی الواقعہ شجر اسلام باثمر شجر ہے۔ اور اس نے ایسے ثمر پیدا کئے ہیں۔ جن کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"قائدین کرام فوری توجہ کریں"

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ اس اعلان کے پہونچنے کے بعد تین دن کے اندر اندر مندرجہ ذیل ہدایات کے مطابق احزاب کی مکمل فہرستیں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو پہونچائیں۔ دیہاتی مجالس وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

(۱) تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو دس دس کے احزاب میں تقسیم کیا جائے۔

(۲) کوئی حزب دس سے زیادہ اراکین پر مشتمل نہ ہو۔

(۳) "سائق حزب" جو حزب کا افسر ہوگا۔ ان دس اراکین میں سے ایک ہونا چاہیئے؛

(۴) یہ تقسیم "قرب مکان" کے اصول پر ہونی چاہیئے۔

(۵) مقام یا حلقہ کا کوئی خادم اس تقسیم سے باہر نہ رہنا چاہیئے۔ مثلاً قائد مقامی یا زعیم حلقہ و دیگر عہدہ دار اپنے اپنے احزاب میں شامل ہونے چاہئیں۔ البتہ جب تک وہ اپنے عہدہ کے فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہوں۔ حزب کی مصروفیات سے "معروف غیر حاضر" سمجھے جائیں۔

(۶) سائق کا تقرر قائد کے اختیار میں ہے۔ مگر اس میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اولین حق سب سے زیادہ متقی رکن کا ہے۔ پھر سب سے زیادہ عالم کا اور پھر اس کا جو عمر میں سب سے بڑا ہے۔

(۷) جن مقامات میں زعامتیں بھی ہیں وہاں قائدین کو زعامتوں کے اندر یہ تنظیم کرنی چاہیئے؛

(۸) گیارہ سال سے ۱۵ سال تک کی عمر کے اطفال کی تنظیم بھی انہیں اصول پر ہونی چاہیئے اطفال کے احزاب علیحدہ بنائے جائیں۔

تمام قائدین کو پھر دوبارہ تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس "تنظیم احزاب" کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ

مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ جلسہ سالانہ کو بھی چندہ عام کی طرح لازمی قرار دے دیا تھا۔ اس لئے احباب کے لئے اب اس چندہ کی پوری شرح کے ساتھ ادائیگی اسی طرح فرض ہے جس طرح چندہ عام۔ اس سال اس چندہ کی شرح ۱۵ فی صدی ایک ماہ کی آمد پر مقرر کی گئی ہے۔ اس لئے جملہ عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی جماعت کے دوستوں سے ابھی سے اس چندہ کی وصولی کا انتظام فرمائیں۔ اور احباب سے قسط وار چندہ جلسہ سالانہ وصول کر کے ماہواری چندہ کے ہمراہ ارسال فرماتے رہیں۔ تاکہ نومبر ۱۹۴۲ء تک ان کی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ سو فی صدی داخل ہو جائے۔ اور جلسہ سالانہ کی اشیاء بروقت مہیا کرنے میں آسانی ہو سکے؛

ناظر بیت المال

ڈاک کے انتظام میں خرابی

احباب یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے۔ کہ محکمہ ریلوے نے قادیان آنے جانے والی چار گاڑیوں میں سے تین منسوخ کر دی ہیں۔ گویا اب صرف ایک گاڑی ۴۰-۱۰ پر قادیان سے روانہ ہوگی۔ اور ایک ہی گاڑی ۳۰-۱۲ پر قادیان آئے گی۔ گاڑیوں میں اس تخفیف کے باعث ڈاک کے انتظام میں بھی خرابی پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ محکمہ ریلوے نے لکھا ہے۔ کہ یہ تخفیف عارضی ہے۔ اور مستقبل قریب میں ریلوے سروس بحال کر دی جائے گی۔ لیکن جب تک یہ صورت پیدا نہ ہو۔ اخبار کی ترسیل میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ ہم نئی صورت حالات کے پیش نظر ...

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شیطان کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہیئے

"شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اور اس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نیکی کے کاموں میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے۔ تو اس میں بھی ریا وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے۔ ایک امامت کرانے والے کو بھی اس بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس کے حملے فاسقوں فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں۔ وہ تو اس کا گویا شکار ہیں۔ لیکن زاہدوں پر بھی حملے کرنے سے وہ نہیں چوکتا۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں موقعہ پا کر ان پر بھی حملہ کر بیٹھتا ہے۔ جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں۔ اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔ وہ تو بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں۔ وہ کبھی کبھی مبتلائی کا ذریعہ ہو جاتے ہیں۔ ریا اور عجب وغیرہ سے بچنے کے واسطے ایک ملامتی فرقہ ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپاتا ہے۔ اور سیئات کو ظاہر کرتا رہتا ہے۔ وہ اس طرح پر سمجھتے ہیں۔ کہ ہم شیطان کے حملوں سے بچ جاتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک وہ بھی کامل نہیں ہیں۔ ان کے دل میں بھی غیر ہے۔ اگر غیر نہ ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتے۔ انسان معرفت اور سلوک میں اس وقت کامل ہوتا ہے۔ جب کسی نوع اور رنگ کا غیر ان کے دل میں نہ رہے۔ اور یہ فرقہ انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے۔ یہ ایسا کامل گروہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل میں غیر کا وجود بالکل معدوم ہوتا ہے۔"

(الحکم مورخہ ۳۰ اپریل و ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء)

ساقی خمخانۂ وحدت سے

کوثر سے بھر کے لادے جامِ شراب ساقی — اللہ بھلا کرے گا۔ ہوگا ثواب ساقی

وہ تیز تر پلادے جو دائمی مزا دے — بگڑی ہوئی بنا دے کر باریاب ساقی

یہ بزم رزم ہی میں جب ڈھل چکی ہے اپنی — کس کام کا رہا ہے چنگ و رباب ساقی

وہ نغمہ چھیڑ مطرب۔ عیشِ دوام پاؤں — وہ جام دے کہ جس سے ہوں کامیاب ساقی

وہ جلوہ تو دکھادے جو ہوش ہی اڑا دے — مدت سے منتظر ہیں سب شیخ و شاب ساقی

تاریکیوں سے دنیا گھبرا رہی ہے لیکن — اس جامِ جم میں تیرے ہے آفتاب ساقی

جو دین میں ضیا تھی۔ ہر دل میں جلوہ زا تھی — پھر آئیگی نظر کب۔ وہ آب و تاب ساقی

ہر قلب میں جلا۔ دے ایسی لگن لگادے — سینوں میں جو بڑھادے پھر التہاب ساقی

اسباب ماورا سے کر بے نیاز ایسا — ہو جاؤں فضل ہی سے میں کامیاب ساقی

آئے ہیں میرے گھر میں۔ وہ صورت قمر میں — یہ حالت بتر میں دیکھا ہے خواب ساقی

تیرا ہی روئے روشن۔ گویا ہے انجمن میں — دیکھا کہیں شگفتہ جب بھی گلاب ساقی

دنیا تو مٹ رہی ہے آبادی گھٹ گئی ہے — کب تک رہے گا جاری تیرا عتاب ساقی

آیا نظر جو تیرا اقبال روز افزوں — کیا کیا عدو نے کھائے ہیں پیچ و تاب ساقی

کس بل نکالے اسکے۔ اب سیدھا ہو چلا ہے — نازل ہوا ہے جب سے حق کا عذاب ساقی

کاسہ مرا ہے خالی۔ ٹوٹا ہوا سفالی — در پر ہے اک سوالی۔ دیجے جواب ساقی

آنکھوں میں میری آجا۔ دل میں مرے سما جا — اٹھ جائیں سامنے سے سارے حجاب ساقی

کب تک۔ اِدھر اُدھر ہو اب لطف کی نظر ہو
اکمل کی ہو رہی ہے حالت خراب ساقی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ اصغر علی صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہمانوں کی خاطر تواضع کا بہت خیال رہتا تھا۔ حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس طرف توجہ دلانے کے علاوہ خود بھی اس بارہ میں خاص خیال رکھا کرتے اور مہمانوں کی حیثیت کے مطابق کھانا بہم پہونچانے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے غالباً ۱۹۰۲ء میں جب میں ایبٹ آباد سے قادیان دارالامان آ رہا تھا۔ تو مرحوم مغفور سید ناصر شاہ صاحب لاہور سٹیشن پر انٹر کلاس کے ڈبہ میں بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ میں بھی اُن کے پاس آ بیٹھا۔ اور ہم دونوں اکٹھے قادیان آئے۔ لاہور سے بارش شروع ہو گئی۔ اور جب ہم بٹالہ پہونچے۔ تو اور بھی زور کی بارش ہو گئی گاڑی سے اترتے ہی ہم نے مسافر خانہ سے قادیان کے لئے یکہ کرایہ پر لیا۔ اور چل پڑے۔ غالباً بارش قادیان کے موڑ پر آ کر تھمی۔ دارالامان پہونچنے پر ہم کو حضرت اقدس کے حکم سے اُس کمرہ میں جگہ دی گئی۔ جہاں اب بک ڈپو ہے۔ اور وُہ اس وقت شائد نیا ہی بنوایا گیا تھا ..... صبح ناشتہ میں عمدہ قسم کا حلوہ ہوتا۔ اور کھانا بھی اچھا گھر سے آتا تھا اس پر بھی حضور انور شاہ صاحب رضی سے دریافت فرماتے تھے۔ کہ آپ لوگوں کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ واقعی مہمان کا اکرام حضور کو حد درجہ مدنظر رہتا تھا:۔

(۹)

سنہ ۶ یا ۷ء کے سالانہ جلسہ کا واقعہ ہے کہ عصر کے وقت مسجد اقصیٰ میں کچھ دوست مسجد سے جنوب مشرق کی طرف والے کوٹھے کی چھت پر چڑھ گئے۔ اور نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اس پر ہندو مالک مکان نے گالیاں دینی شروع کیں۔ نماز ہوتی رہی۔ اور وہ گالیاں دیتا رہا۔ نماز کے خاتمہ پر حضرت اقدس کے واسطے منبر اُسی طرف دیوار کے ساتھ رکھا گیا۔ اس موقعہ پر گالیوں کے جواب میں احمدی بھی کچھ بولنا چاہتے تھے۔ کہ حضرت اقدس نے منع فرما دیا۔ اور کہا۔ کہ عنقریب یہ سب مکانات ہمارے قبضہ میں آ جائیں گے صبر سے کام لینا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم نے جلد ہی وہ وقت دیکھ لیا۔ کہ جب وُہ مکانات ہمارے قبضہ میں آ گئے۔ اور مسجد اقصےٰ کی توسیع کے وقت اس میں شامل کر لئے گئے۔ الحمد للہ علےٰ ذالک:۔

(۱۰)

عام طور پر مغرب کی نماز کے بعد حضرت اقدس مسجد مبارک کے شہ نشین پر رونق افروز ہوتے۔ اس وقت بعض احباب حضور کے پاؤں دباتے۔ اور اس پُر نور۔ اور پاک صحبت کا فیض عشاء کی نماز تک جاری رہتا۔ حضور انور عشاء کی نماز کے بعد اندرون خانہ تشریف لے جاتے:۔

(۱۱)

جلسہ ہی کے موقعہ پر ایک دن صبح کے وقت حضور انور بہت سے اصحاب کے ساتھ قادیان کے شمال کی طرف سیر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ ان دنوں حضرت میر قاسم علی صاحب بھی دہلی سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب میں سے کسی صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور میر قاسم علی صاحب نظم کہہ کر لائے ہیں۔ اور سنانا چاہتے ہیں۔ اس وقت ریتی چھلہ میں جو بڑ کا درخت ہے۔ اس کے قریب حضور پہونچے تھے۔ غالباً وہیں بیٹھ گئے۔ اور میر صاحب کو نظم سنانے کا ارشاد ہوا۔ چنانچہ میر صاحب نے بڑی خوبی اور بلند آواز سے [illegible] نظم سنائی۔ جس سے سب احباب محظوظ ہوئے:۔

(۱۲)

ایک جلسہ کے موقعہ پر ہماری لائل پور کی جماعت مدرسہ احمدیہ کے ایک کمرہ میں فروکش تھی۔ اس جلسہ میں چونکہ امید اور اندازہ سے زیادہ مہمان آ گئے تھے اس لئے تیار شدہ کھانا کافی نہ ہو سکا اور ایک رات بہت سے مہمان بھوکے رہے۔ ہمارے لائل پور کی دوستوں میں سے بھی شائد دو تین نے کھانا نہ کھایا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت اقدس کو اس امر سے بذریعہ الہام مطلع فرمایا۔ جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رات کو ہی تاکیدی حکم صادر فرمایا۔ کہ جلد سے جلد کھانا پکا کر اُن دوستوں کو کھلایا جائے جو بھوکے رہ گئے ہیں۔ حضور انور ؑ کو اس واقعہ سے بہت رنج ہوا۔ یہ بات تمام مہمانوں میں پھیل گئی۔ اور سب کے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی۔

(۱۳)

عام طور پر جب باہر سے آئے ہوئے مہمان حضور علیہ السلام سے واپسی کی اجازت مانگتے۔ تو حضور انہیں بار بار اور جلد جلد آنے کی تاکید فرمایا کرتے۔ اور بعض کو یہ بھی فرماتے۔ کہ ابھی اور ٹھہریں ہر ایک دوست جو یہاں سے واپس جاتا وُہ حضور سے اجازت اور شرف مصافحہ حاصل کر کے رخصت ہوتا تھا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہو جاتا۔ کہ مصافحہ کی باری بہت دیر کے بعد آتی۔ اور جب وُہ دوست فارغ ہو کر رخصت ہونے کو ہوتے۔ تو اس وقت وقت اتنا تنگ ہوتا۔ کہ انہیں گاڑی پر پہونچنے کی امید نہ ہوتی۔ لیکن الٰہی تصرف اور حضور علیہ السلام کی دُعا کی برکت سے یہی ظہور میں آتا۔ کہ اس موقعہ پر گاڑی لیٹ ہوتی۔ اور وُہ بھائی کسی نہ کسی طرح سوار ہو جاتے:۔

خود مجھے بھی ایک دفعہ ایسا ہی موقعہ پیش آیا۔ کہ ہم دیر سے چلے۔ اور اُس روز یکہ بھی نہ ملا۔ غالباً اُن دنوں گاڑی شام کے چھ بجے کے قریب بٹالہ آیا کرتی تھی۔ ہمارا اسی پر سوار ہونے کا خیال تھا۔ مگر وقت بہت تنگ تھا۔ ہم تیز تیز قدم اٹھاتے۔ اور دُعائیں کرتے ہوئے بٹالہ پہونچے۔ اس سفر میں خدا تعالےٰ نے ہمیں ایسی طاقت بخشی کہ بغیر تھکاوٹ اور کوفت کے بٹالہ پہونچے۔ جب تحصیل کے قریب والے حصۂ بازار میں پہونچے۔ تو ایک شیر فروش کی دوکان پر کھڑے ہو کر گاڑی کے متعلق دریافت کیا۔ اس نے کہا۔ کہ آپ اطمینان سے دُودھ پی سکتے ہیں۔ گاڑی لیٹ ہے۔ چنانچہ ہم نے اُس سے لے کر دودھ پیا۔ اور بڑے آرام سے گاڑی میں سوار ہو گئے۔ یہ محض حضرت اقدس کی توجہ کی برکت تھی:۔

"پیغام صلح" کی دل آزار غلط بیانی

۱۰ اگست کو جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر متصل جہلم کا ایک اجلاس زیر صدارت چوہدری سیف علی صاحب امیر جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس کی گئیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر کا ہر فرد پیغام صلح مورخہ ۶ اگست ۱۹۴۲ء کے صفحہ ۶ کالم ۲ میں شائع شدہ مضمون بعنوان "خلیفہ قادیان کے ایک مرید کے دو سوالات" کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے:۔

(۲) مضمون نگار کے نام کا کوئی آدمی ہماری جماعت میں نہیں ہے۔ اور جماعت ہذا اخبار "پیغام صلح" کو چیلنج کرتی ہے۔ کہ وُہ اس نام کا کوئی آدمی پیش کرے مضمون نگار کی بزدلی اور کذب بیانی کا یہ بھی ایک ثبوت ہے۔ کہ اس نے اپنے نام کو مخفی رکھ کر اپنے منافق اور کذاب ہونے پر مہر لگا دی ہے۔

(۳) قرار پایا۔ کہ اخبار "پیغام صلح" سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ وُہ مضمون نگار کے صحیح اور درست پتہ سے ہمیں اطلاع بذریعہ اخبار "پیغام صلح" دے۔ یا بصورت دیگر اس مضمون کی تردید کرے ورنہ ہمارا حق ہوگا۔ کہ اس پر جس طرح چاہیں۔ ایکشن لیں:۔

خاکسار۔ ایم۔ اے۔ صادق احمدی۔ سرائے عالمگیر متصل جہلم۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے آسمانی صحیفہ

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

مومن کی تعریف

گذشتہ پرچہ میں قرآن کریم کے بعض احکام پیش کرتے ہوئے بتایا جاچکا ہے کہ ایمان اسی صورت میں مکمل ہوسکتا ہے۔ جب اس کے ساتھ اعمال ہوں۔ جس طرح کوئی مکان صرف اینٹیں چونا سیمنٹ لکڑی اور لوہا وغیرہ اکٹھا کردینے سے نہیں بن سکتا۔ بلکہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس سامان سے کام لے کر مکان کی دیواریں کھڑی کی جائیں چھت ڈالی جائے۔ کھڑکیاں روشندان اور دروازے وغیرہ لگائے جائیں۔ اسی طرح محض اعتقادات کے مجموعہ سے ایمان کی عمارت کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔ انسان خدا تعالےٰ پر ایمان رکھے۔ خدا تعالےٰ کے رسولوں کو تسلیم کرے۔ اللہ تعالےٰ کی کتابوں کو بھی مانے حشر و نشر اور بعث بعد الموت کے عقیدہ کو بھی درست سمجھے۔ لیکن عمل نہ کرے۔ تو صرف اچھے اعتقادات اس کی نجات کے لئے مکتفی نہیں ہوسکتے۔ اسی لئے قرآن کریم نے بار بار اکتساب عمل خیر کی تاکید کی ہے۔ اور جہاں بھی مومنوں کا ذکر کیا ہے وہاں عملوا الصالحات کے الفاظ سے ان کو مخاطب فرمایا ہے۔ یعنی وہ مومن جو نہ صرف ایمان لائے۔ بلکہ اس ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بھی بجا لائے۔ ایسے لوگ ہی قرآنی اصطلاح میں مومن ہیں۔ ورنہ اگر کوئی شخص عمل نہیں کرتا تو وہ مومن نہیں کہلاسکتا۔ اس حقیقت کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (حجرات پ۲۶) اعراب کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ تم ان سے کہہ دو۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ تم ابھی ایمان نہیں لائے۔ ہاں اتنا کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم نے اسلام کو قبول کرلیا ہے۔ ورنہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایمان محض زبان سے بعض اعتقادات کو تسلیم کرلینے کا نام نہیں۔ بلکہ دل کی گہرائیوں میں ایمان کا نقش ہوجانا اور اعمال انسانی کا اس کے مطابق سرزد ہونا ایمان کی اولین نشانی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصادقون (پ۲۶ سورہ حجرات) کہ مومن وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاتے۔ اور پھر شکوک و شبہات میں مبتلا نہیں رہتے بلکہ نڈر ہوکر اپنی جانوں اور مالوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنا شروع کردیتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ اور انہی پر اسلام اور مسلمان فخر کرسکتے ہیں۔

اسلام میں اعمال کے متعلق تاکید

اگر اعمال ضروری نہ ہوتے تو قرآن کریم اتنی ضخیم اور عظیم الشان کتاب دنیا کی ہدایت کے لئے نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کتاب کا نزول اور بار بار اعمال صالحہ کی بجا آوری پر زور اسی لئے ہے کہ اسلام کے نزدیک عمل نہایت ہی ضروری چیز ہے چنانچہ اسلام کے ارکان میں نماز روزہ اور حج وغیرہ شامل ہیں۔ اور یہ تمام عبادتیں عمل کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں نہ کہ قول کے ساتھ۔ نماز کے متعلق بار بار قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ اقیموا الصلوٰۃ۔ نمازیں قائم کرو۔ اور فرماتا ہے یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم و الذین من قبلکم لعلکم تتقون اے لوگو خدا کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی پیدا کیا۔ اور تم سے پہلے لوگ بھی اس نے پیدا کئے۔ روزوں کے متعلق فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے مومنو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ مگر ان سے ہمارا مقصد تمہیں بھوکا پیاسا رکھنا نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ تم میں اپنے نفس پر غالب آنے کی قوت پیدا ہو اور تم خدا کے لئے اپنے جذبات اپنی عادات اور اپنے میلانات کو قربان کرنے کے لئے تیار رہو۔ حج کے متعلق فرماتا ہے واتموا الحج والعمرۃ للہ۔ کہ اگر کسی پر حج فرض ہو۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اس فریضہ کی ادائیگی میں حصہ لے۔ اسی طرح اور بہت سے احکام ہیں جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ اور سچے مومنوں کا فرض ہے کہ وہ ہر حکم پر عمل کریں، ہر بدی سے بچیں اور ایک ایک آیت اور ایک ایک لفظ کو خضر راہ بنائیں۔

مکمل دستور العمل

قرآن اس لئے نہیں آیا۔ کہ لوگ اسے غلافوں میں بند کرکے طاقچوں میں رکھ دیں۔ اس لئے بھی نہیں آیا کہ قبروں پر پڑھا جائے اس لئے بھی نہیں آیا کہ قسم کھاتے وقت قرآن کو سر پر اٹھالیا جائے۔ بلکہ قرآن ایک مکمل دستور العمل ہے بنی نوع انسان کے لئے وہ ایک مکمل پروگرام ہے۔ جس کے مطابق مومن سے امید کی جاتی ہے

دواخانہ نورالدین رض قادیان کی مشہور دوائیں

(۱) صندلین — کمی خون کو دور کرنے کے لئے نیز جلدی امراض کے لئے مجرب ہے — قیمت یک صد قرص ۱-۱۲ ، ، نصف ، ، ۱-۰
(۲) اکسیر معدہ — بدہضمی نفخ کھٹے ڈکار۔ بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے — قیمت یک صد ، ، ۱-۱۲ ، ، نصف ، ، ۱-۰
(۳) قرص خاص۔ امراض مخصوصہ کے لئے از حد مجرب و مفید ہے قیمت ۵۰ قرص ۲-۰
(۴) اکسیر سیلان الرحم یون۔ لیکوریا سفید پانی کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۳-۰
(۵) نورمنجن — دانتوں کی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے — قیمت فی شیشی دو اونس ۰-۸ ، ، ، ، ایک ، ، ۰-۵
(۶) تریاق اٹھرا — امراض اٹھرا کے لئے مکمل کورس گیارہ تولہ — یکمشت فی تولہ ۱-۰ الگ متفرق فی تولہ ۱-۴
(۷) سرمہ مبارک — ککرول۔ آشوب زخم وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ — قیمت فی تولہ ۲-۸ ، ، تین ماشہ ۰-۱۲
(۸) رفیق نسواں — حیض کی تکلیف اور کمی کا حکمی علاج — قیمت یک صد قرص ۳-۱۲ ، ، ۵۰ قرص ۲-۰
(۹) عنبرین۔ طاقت کی بے نظیر دوا قیمت پانچ تولہ ۴-۰
(۱۰) اکسیر کھانسی۔ کھانسی کے لئے مجرب دوا ہے قیمت پچاس قرص ۱-۰
(۱۱) دوائی نعمت الٰہی۔ اولاد نرینہ کے لئے مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس دس روپیہ صرف ۱۰-۰

منگوانے کا پتہ۔ دواخانہ نورالدین رض قادیان

آپ کو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ ان کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۵ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہلال رد نسواں

ہے دی جائیں تا کہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

کہ وہ دن اور رات بسر کرے۔ اگر ہم خود اپنی زندگی کا پروگرام تجویز کرتے۔ تو لاکھوں ٹھوکریں کھاتے۔ قدم قدم پر منہ کے بل گرتے۔ اور ایسی ایسی شرمناک حرکتیں کرتے۔ کہ زندگی تلخ ہو جاتی۔ پس خدا نے ہم پر یہ بہت بڑا احسان کیا۔ کہ اس نے خود ہمارے لئے ایک دستور العمل تجویز فرما دیا۔ اور ہمیں اندھیروں میں ٹھوکریں کھانے سے بچا لیا۔ اس عظیم الشان احسان کے بعد ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے پاک کلام کو پڑھیں سنیں اور اس پر عمل کریں۔

نجات اور اعمال

بے شک نجات خدا کے فضل پر ہے۔ مگر اعمال اس فضل کے جاذب ہیں۔ اسی لئے اسلام نے جہاں اعمال پر بے حد زور دیا ہے۔ وہاں نجات کو اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر جنتیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ووقٰھم عذاب الجحیم فضلاً من ربک ذالک ھو الفوز العظیم (سورہ دخان پ ۲۵) کہ خدا ان کو جہنم کے عذاب سے بچائے گا اور یہ تیرے رب کے بہت بڑے فضل کا نتیجہ ہوگا۔ سورہ حدید میں فرماتا ہے۔ سابقوا الیٰ مغفرۃٍ من ربکم وجنۃٍ عرضھا کعرض السماء والارض۔ اعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ کہ اپنے رب کی مغفرت حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو۔ اور اس جنت کے طلبگار بنو۔ جس کا پھیلاؤ زمین و آسمان جیسا ہے۔ اور جو ان لوگوں کے لئے تیار ہے۔ جو خدا اور رسول پر سچے دل سے ایمان لائے۔ مگر یہ سب انعام تیرے رب کے فضل کا نتیجہ ہوں گے۔ اور وہ جسے چاہتا ہے۔ اپنے فضل سے حصہ دیتا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے کہیں گے۔ الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ کہ سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے اپنے فضل سے ہمیں یہ مقام عطا فرمایا۔ پس نجات فضل پر ہے۔ مگر اعمال فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ فالذین آمنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلھم فی رحمۃٍ منہ وفضلٍ (سورہ نساء پ ۶) کہ وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے۔ اور انہوں نے اس پر استقامت دکھائی۔ اور بلاؤں اور آفات کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور فضل کے سایہ تلے جگہ دے گا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے ان رحمۃ اللہ قریبٌ من المحسنین کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکی کرنے والوں پر نازل ہوتی ہے۔ گویا رحمت اور فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہی لوگوں پر نازل ہوتا ہے۔ جو اعمال صالحہ کی بجا آوری میں بحد امکان کوشش کرتے۔ اور ہر رنگ میں استقامت دکھا کر اپنا عاشق صادق ہونا ثابت کر دیتے ہیں۔

نجات کیوں خدا کے فضل پر منحصر ہے

بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ جب ایک شخص اعمال صالحہ میں شب و روز مصروف رہتا ہے۔ تو اس کی نجات فضل پر منحصر قرار دینے کی کیا وجہ ہے۔ اسے تو اپنے اعمال کے زور سے ہی نجات پا جانی چاہیئے مگر یہ صحیح نہیں۔ وجہ یہ کہ انسان اگر نماز پڑھتا ہے۔ روزے رکھتا ہے۔ زکوٰۃ دیتا ہے۔ حج کرتا ہے۔ اسی طرح حقوق العباد کے لحاظ سے سخاوت کرتا ہے۔ تعلیم دیتا ہے۔ ہمدردی کرتا ہے۔ تیمارداری کرتا ہے خوش اخلاقی سے پیش آتا ہے۔ تو گو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اعمال صالحہ کی بجا آوری میں پوری کوشش کر رہا ہے۔ مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ وہ اعضاء جن سے وہ یہ نیک کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہی عطا کردہ ہیں۔ اس کی زبان۔ اس کے ہاتھ۔ اس کے پاؤں۔ اور اس کے جسم کا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ وہی نیک تحریکات اس کے دل میں ڈالتا اور وہی عمل کرنے کی توفیق بخشتا ہے گویا اعمال تو انسان کرتا ہے۔ مگر شروع سے لے کر آخر تک ایک ایک قدم پر خدائی تائید اور نصرت شامل حال ہوتی ہے۔ اگر خدا اس کے اندر طاقت پیدا نہ کرتا تو وہ نماز کس طرح پڑھتا۔ اگر اس کی زبان نہ ہوتی۔ تو وہ تبلیغ کس طرح کرتا۔ اگر اس کے پاؤں نہ ہوتے۔ تو وہ جہاد کے میدان میں کسطرح جاتا۔ اگر اس کے دل میں فرشتوں کی طرف سے نیک تحریکیں نہ ڈالی جاتیں۔ تو اسے نیکی پر عمل کرنے کی کہاں توفیق ملتی۔ یہ محض خدا کا فضل ہی ہے۔ جو انسان کو نیکی کے راستہ پر چلاتا اور اس کے دل کو بدی سے متاثر ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ ورنہ انسان اپنی ذاتی کوشش اور ذاتی جدوجہد سے یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے گو اعمال کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر شریعت اسلامی نے اس امر کو بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ یہ سب کچھ فضل کا ہی کرشمہ ہے۔ ورنہ کجا ایک خاکی انسان۔ اور کجا ذو الجلال خدا کا قرب اور وصال۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لن ینجی احدکم عملہ۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسے اس کے اعمال نجات دلا سکیں۔ صحابہؓ نے یہ بات سنی۔ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اعمال تو خیر جیسے ہیں سو ہیں۔ کیا آپ کے اعمال بھی نجات کے لئے کافی نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمتہ میرے اعمال بھی فی ذاتہٖ ایسے نہیں کہ وہ نجات کے لئے کافی ہوں۔ سوائے اس کے۔ کہ اللہ کا فضل مجھے اپنی آغوش میں لے لے اور اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے

عیسائی اور دوسرے غیر مسلم اس حدیث کو پیش کر کے اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی نجات پر کامل یقین نہیں تھا۔ حالانکہ اس حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اس مسئلہ کو واضح کیا ہے۔ کہ نجات فضل پر منحصر ہے نہ کہ اعمال پر۔ اور یہ کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو کہہ سکے۔ کہ میرے اعمال اس حد تک پہنچ چکے ہیں۔ کہ اب اللہ تعالیٰ پر یہ فرض ہو گیا ہے کہ مجھے نجات دے۔ انسان کیا اور اس کے اعمال۔ جبکہ وہ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج ہے

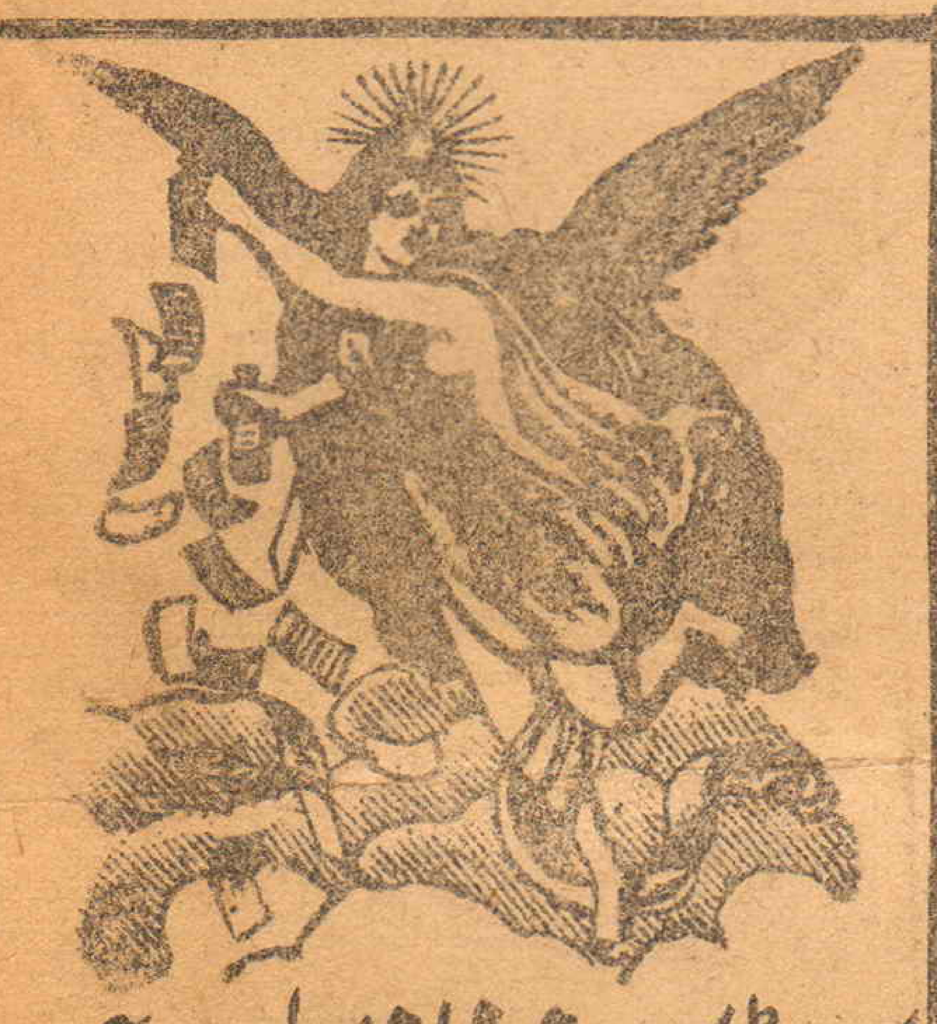

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

کے سی ایس آئی انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپکو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ میں بمسرت کہتا ہوں کہ "ڈل روز" کی دو چھوٹی شیشیوں نے اسکو بالکل اچھا کر دیا جس کیلئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں" (ترجمہ از انگریزی)

ڈلروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہلانے کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی اگپو سوہانسو بھگندر داد کھرالی گلٹی چنبل چنڈی مسہ مہاسہ کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت عہ ۸/-

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز ڈلروز والا فیروزپور روڈ لاہور

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک عذاب ہے۔ اس عذاب کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اسکا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے۔ اور جسمانی علاج

ہمدرد نسواں

جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک ۱۱ تولے قیمت گیارہ روپے آج ہی خرید لیں۔ تا کہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

سرمہ جواہر والا:- یہ سرمہ بینائی کو بڑھاتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے تولہ۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وہ مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ جب تک خدا اسے مال نہ دے اور جب تک خدا اس کے دل میں تحریک پیدا نہ کرے وہ جانی خدمت نہیں کر سکتا۔ جب تک خدا اسے جان نہ دے۔ اور جب تک خدا اس کے دل میں جان دینے کی تحریک پیدا نہ کرے۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

انسان کیا کرتا ہے۔ یہی کہ جو کچھ خدا دیتا ہے۔ اسی میں سے کچھ اس کو واپس لوٹا دیتا ہے۔ اور پھر دعویٰ یہ کرتا ہے کہ اس نے بہت بڑے اعمال سر انجام دئے حق یہ ہے۔ کہ انسان جو کچھ کرتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی کرتا ہے۔ اور اسی لئے نجات کو فضل پر منحصر قرار دیا گیا ہے۔

رسول کریمؐ اور نجات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی نکتہ کو محولا بالا حدیث میں بیان کیا ہے۔ مگر غیر مسلم معترضین کی عقل و دانش کا یہ حال ہے کہ وہ اس سے یہ استنباط کرتے ہیں کہ معاذ اللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اپنی نجات کے متعلق یقین نہیں تھا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہیں جو ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کے مصداق ہیں۔ آپ وہ ہیں جن کے مقدس ہاتھوں کو خدا نے اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ ید اللہ فوق ایدیھم آپؐ وہ ہیں۔ جن کے متعلق خدا نے فرمایا۔ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ تو لوگوں سے کہدے کہ میری عبادتیں اور میری قربانیاں۔ میری زندگی اور میری موت سب خدا کے لئے ہے۔ آپ وہ ہیں جنہیں خدا نے تمام دنیا کے لئے اُسوہ قرار دیا۔ اور فرمایا۔ ولکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ۔ آپ وہ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا۔ کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو۔ تو میرے رسول سے محبت کرو۔ آپ وہ ہیں۔ جنہیں خدا نے رحمۃ للعالمین قرار دیا۔ اور فرمایا۔ ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ آپؐ وہ ہیں۔ جو مبشر، نذیر، داعی الی اللہ اور سراج منیر ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنہ و سراجاً منیرا۔ آپؐ وہ ہیں جو انک لعلیٰ خلق عظیم کے مصداق ہیں۔ اور آپ وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کے قرب میں اس حد تک بڑھے۔ کہ دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کا مقام آپؐ کو حاصل ہو گیا۔ ایسے عظیم المرتبت انسان کے متعلق ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ اسے اپنی نجات کا یقین نہیں تھا۔ وہ شخص جس کے قدموں پر گرنے میں ہی ساری دنیا کی نجات ہے جو منجی ہے تمام عالم کا۔ اسے خود اپنی نجات کا یقین نہ ہو۔ یہ خیال سراسر باطل اور اسلام کے خلاف ہے۔ ہاں آپ نے اس حقیقت کو بھی مخفی نہیں رکھا۔ کہ نجات کے لئے اعمال مکتفی نہیں ہو سکتے۔ وہ فضل کا نتیجہ ہے اور فضل سے ہی ابدی نعماء میسر آ سکتی ہیں۔

غرض قرآن کریم جو تمام دنیا کے لئے کتابِ ہدایت ہے۔ اس کے احکام پر عمل ہر مومن کی غذا ہونی چاہیئے۔ کہ جس طرح مادی جسم غذا کے بغیر پنپ نہیں سکتا۔ اسی طرح روحانی جسم قرآن کریم سے غذا حاصل کئے بغیر نشو و نما نہیں پا سکتا *

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو اب ملتی نہیں اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اُتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

مقامی باشندوں کو درخواست دینے کی ضرورت نہیں!

مقبوضہ چین میں جاپانیوں نے کاروباری دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک ہر ایک نفع بخش روزگار چینیوں سے چھین لیا ہے۔ وہاں اب تو کوئی چینی کارخانہ دار ہے نہ دوکاندار، نہ پیشہ ور یا مختصر نویس یا محرر، نہ پھیری والا۔ اب یہ تمام کام جاپانیوں کیلئے مخصوص ہیں جسے وہ فتح کا مال غنیمت سمجھتے ہیں۔ جب جاپانی کہیں پہنچتے ہیں۔ تو یہی کچھ ہوتا ہے۔

ہندوستان میں یہ نوبت نہ آنے دیجیئے کہ یہ سب ہوتا رہے اور آپ کھڑے دیکھتے رہیں اپنی قوت مدافعت کو یقینی بنانے کیلئے ہر مرد اور ہر عورت کی قوت و جرأت کی ضرورت ہے۔ جاپانیوں کے خلاف قومی جنگی محاذ قائم کیجیئے!

قابلِ فروخت مکان

صدر انجمن احمدیہ کا ایک مکان مشتمل بر ایک کمرہ و برآمدہ و سیڑھی ڈیوڑھی بر سقف بعمارت پختہ رقبہ قریباً ۴ مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان قابل فروخت ہے۔ نلکا آبنوشی لگا ہوا ہے۔ اس مکان کی قیمت اسوقت ایک خریدار ۔/۵۲۵ روپے دیتا ہے۔ احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی دوست اس سے زیادہ رقم پر خریدنے کے خواہشمند ہوں تو وہ بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت مجھے مطلع فرما دیں کہ کس قدر رقم پر وہ خریدنے کیلئے تیار ہیں۔ جو دوست سب سے زیادہ قیمت پیش کرینگے۔ انکی پیش کردہ قیمت کی رپورٹ صدر انجمن احمدیہ میں برائے منظوری ارسال کر دیجائیگی۔ اور اگر صدر انجمن نے اسے منظور فرما لیا۔ تو ایسے خریدار کے پاس یہ مکان فروخت ہو سکیگا۔ مگر اسکے لئے زیادہ سے زیادہ ماہ اگست ۱۹۴۲ء کے اخیر تک انتظار کیا جائے گا۔ اگر اس تاریخ تک ۔/۵۲۵ سے زیادہ قیمت دینے والا گاہک نہ ملا تو اس کے بعد یہ مکان موجودہ قیمت پر موجودہ خریدار کے پاس فروخت کئے جانے کی رپورٹ بھجوا دی جاوے گی۔ اور پھر کسی کو کوئی اعتراض کا حق نہ ہو گا۔ فقط

المعلن (ملک) مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

B.23,

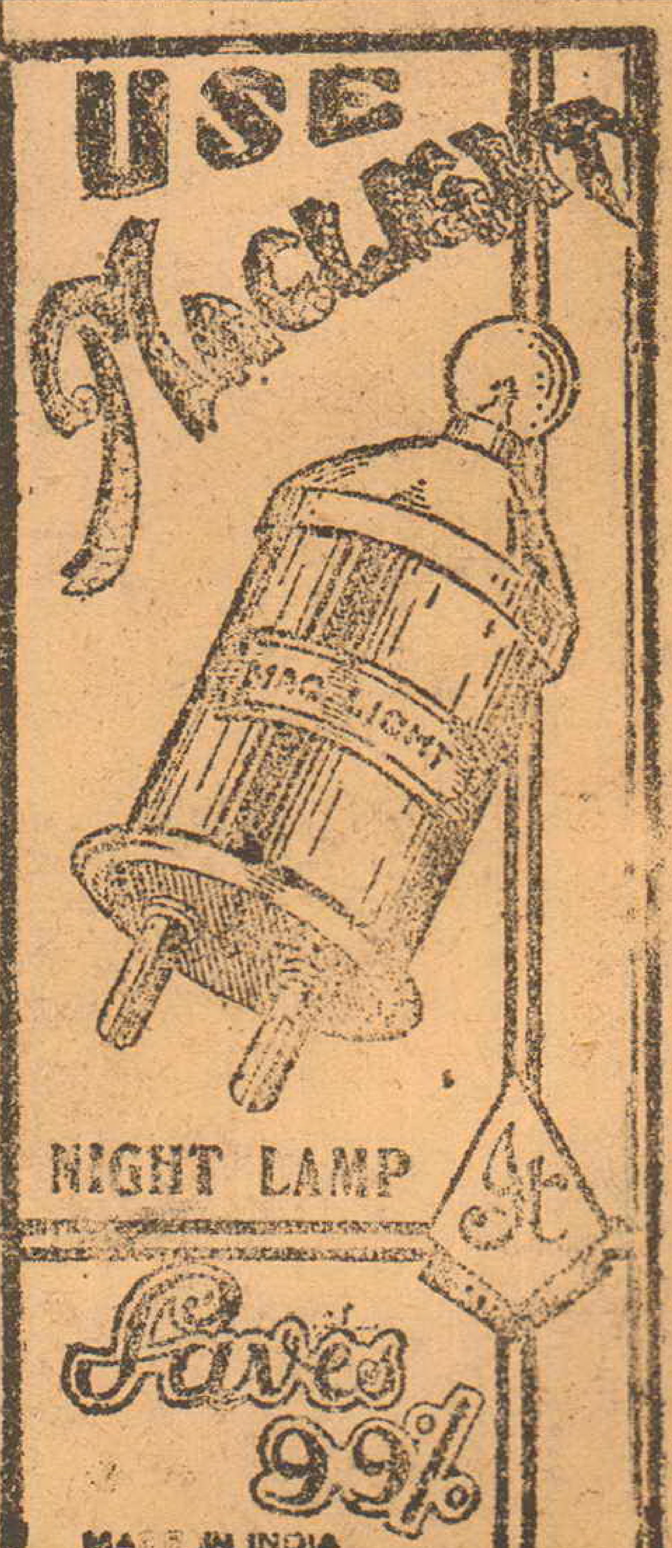

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹٪ فیصدی بچت کرتا ہے، ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

B.23,

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر چرچل اور ایم سٹالن کی کانفرنس میں جن باتوں پر غور کیا گیا۔ ان میں سے ایک سائبیریا میں روسی فوجوں کو جاپانی خطرہ اور دنیا میں اتحادیوں کی جنگی کوششوں کا تعاون بھی ہے۔ اس امر کا خطرہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ جاپان گزشتہ تیس ۳۰ سال کی جنگی سکیم کے مطابق مشرقی سائبیریا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ جس طرح جاپانیوں نے امریکنوں۔ ولندیزیوں۔ اور انگریزوں کو بحیرہ چین سے نکالنے کی سکیم تیار کی تھی۔ اسی طرح اس نے روس کو بھی بحیرہ جاپان سے نکالنے کی سکیم تیار کی ہوئی ہے۔ اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے روسی بالکل تیار ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سائبیریا کی روسی فوجیں نہایت مضبوط ہیں۔ اور ان کے پاس کافی ہوائی طاقت ہے۔

بمبئی ۱۸ اگست معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں آج ایک ریزولیوشن کے مسودہ پر غور کیا گیا۔ جس میں مسٹر جناح کو اختیار دیا گیا۔ کہ اگر وہ ضروری سمجھیں تو گاندھی جی سے یہ معلوم کرنے کے لئے بات چیت شروع کریں۔ کہ کیا کانگرس یہ منظور کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ جنگ کے بعد جب نیا کانسٹی ٹیوشن بننے کا وقت آیا۔ اور مسلمانوں کی رائے عامہ نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا۔ تو کانگرس پاکستان کو منظور کرے گی۔ دوسرے کیا کانگرس جنگی کوششوں کو کامیاب بنانے اور محوریوں کے خلاف جنگ جاری رکھنے کے لئے نیشنل گورنمنٹ بنانے میں مسلم لیگ کا ساتھ دے گی۔ مجوزہ نیشنل گورنمنٹ کی ساخت اور اختیارات کے متعلق بعد میں بات چیت کے ذریعہ فیصلہ کیا جائے گا۔

کلکتہ ۱۷ اگست مسٹر فضل الحق وزیراعظم بنگال نے ایک بیان میں بنگال کی تمام پارٹیوں اور عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ صوبہ میں امن و امان قائم رکھیں۔ اور موجودہ ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائیں۔ مسٹر فضل الحق نے کہا میں نے وائسرائے۔ مسٹر چرچل۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ ایم سٹالن اور جنرل چیانگ کائی شیک سے بذریعہ تار اپیل کی ہے۔ کہ بین الاقوامی امن اور آزادی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہندوستان سے فوراً سمجھوتہ کیا جائے۔

کلکتہ ۱۸ اگست۔ کلکتہ کے روزنامہ "بسومتی" نے ۱۹ اگست سے اپنی اشاعت بند کر دی ہے۔

سرینگر ۱۸ اگست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں نے ایک ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے جس کے رو سے شہر کے اردگرد پانچ پانچ میل کے رقبہ میں جلسے منعقد کرنے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ماسکو ۱۸ اگست روسی محاذ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سٹالن گراڈ کے محاذ پر روسیوں نے جرمنوں کے مزید حملوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ کوٹلنکو کے شمال مشرقی علاقہ میں روسیوں نے ایک اہم مورچہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ کاکیشیا میں بڑی جنگ پہاڑی علاقہ میں ہو رہی ہے۔ جرمن فوجیں دریائے کوبان کو پار کر گئی ہیں۔ اور اب روسیوں کی پیدل فوج پر سخت دباؤ ڈال رہی ہیں۔

لنڈن ۱۸ اگست ریوٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ ہندوستان سے آنیوالی ان اطلاعات پر کہ موجودہ ڈیڈلاک کو ختم کرنے کے لئے غور ہو رہا ہے سرکاری حلقوں میں کوئی تبصرہ نہیں کیا جاتا۔ اور نہ ہی اس تجویز کے بارہ میں کچھ کہا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو اس کا حل تلاش کرنے کے لئے پہل کرنی چاہیئے۔ سرکاری حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ کانگرس پارٹی سے اس مطالبہ کی بنا پر۔ کہ برطانیہ جنگ کے دوران میں ہندوستان کی حفاظت یا اندرونی امن کے قیام کی ذمہ واری سے دست بردار ہو جائے کسی قسم کی گفت و شنید نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ جب تک موجودہ گڑبڑ کو دبا نہیں دیا جاتا۔ اور سول نافرمانی کی دھمکی کو غیر مشروط طور پر واپس نہیں لیا جاتا کوئی بھی بات چیت نہیں ہو سکتی۔ کانگرس پارٹی ہندوستان کی محض ایک سیاسی پارٹی ہے۔ وہ سارے ہندوستان کی ترجمانی نہیں کرتی۔

نئی دہلی ۱۸ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ "ہندوستان ٹائمز" کی اشاعت ۲۱ اگست سے بند کر دی جائے گی۔ البتہ اس کا ایک ہفتہ وار غیر سیاسی ایڈیشن نکلا کرے گا۔

جموں ۱۹ اگست۔ ایک نومسلمہ اور اس کے والد کو کچھ ہندو زبردستی موٹر میں ڈال کر کہیں لے گئے ہیں اس وجہ سے مسلمانان جموں میں سخت تشویش پھیلی ہوئی ہے۔ اور ریاست سے نومسلمہ اور اس کے نومسلم والد کے برآمد کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۸ اگست۔ آج کا دن امن سے گزر گیا شام کے وقت ایک چھوٹا سا جلوس نکلا جسے سٹی مجسٹریٹ کے حکم سے منتشر کر دیا گیا۔ ۱۲ اگست کے بعد فوج یا پولیس نے ایک بھی گولی نہیں چلائی۔ حکومت مدراس کی طرف سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ جنگی قوانین کو پوری طرح استعمال کریں۔ پبلک کو آگاہ کیا گیا ہے۔ کہ موت اور بید زنی کی سزا والا آرڈی ننس اور اجتماعی جرمانوں کا آرڈی ننس نافذ کرنے کا اختیار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو دیا گیا ہے ریاست راجکوٹ میں سکرٹریٹ ایجنسی پر پکٹنگ کیا گیا۔ چار آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ کلکتہ شہر اور اس کے مضافات میں حالات بدستور بہتر ہو رہے ہیں۔ پولیس کا پہرہ ابھی تک قائم ہے۔ بہت سے علاقوں میں ٹرام گاڑیوں کا سلسلہ تا حال بند ہے۔ بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کے نائب صدر کو گرفتار کر لیا گیا ہے میسور میں اب تک تیرہ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ پونہ میں ایک سو طلباء کو حراست میں لے لیا گیا۔ گرفتار شدگان میں بہت سی لڑکیاں بھی شامل ہیں۔

نئی دہلی ۱۹ اگست۔ آج ہندوستان کے کسی حصہ سے فتنہ و فساد کی خبر نہیں آئی۔ ملک میں عام طور پر امن پایا جاتا ہے۔ بمبئی میں کرفیو آرڈر کے وقت میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اب کرفیو آرڈر رات کے نو بجے سے صبح کے چھ بجے تک جاری رہے گا۔

نئی دہلی ۱۹ اگست۔ "ہندوستان ٹائمز" کے مینیجنگ ایڈیٹر ڈیفنس آف انڈیا کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

بمبئی ۱۹ اگست۔ بمبئی میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا آج پھر اجلاس ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ کمیٹی اس ریزولیوشن کے مضمون پر غور کر رہی ہے جس میں مسٹر جناح کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اگر ضروری سمجھیں تو گاندھی جی سے ملاقات اور خط و کتابت کریں۔

لاہور۔ ۱۹ اگست آج لاہور میں مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ احرار کانگرس کی موجودہ تحریک میں کوئی حصہ نہ لیں۔ اور اپنی ساری کوششیں اندرونی امن قائم کرنے میں صرف کریں۔

قاہرہ۔ ۱۹ اگست سوموار کی رات کو ہمارے گشتی دستوں نے بڑی سرگرمی دکھائی۔ میدانی فوجوں کے متعلق کسی واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔

قاہرہ ۱۹ اگست۔ جنرل ویول کے مغربی صحرا کے دورہ کی خبر پہلے آ چکی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اور انہوں نے مصر کی آٹھویں برطانوی فوج کا معائنہ کیا۔ العالمین کے مورچہ پر جنرل ویول نے جنرل آکن لک سے ملاقات کی اور ان سے لڑائی کی صورت حالات پر گفتگو کی۔ پھر وہ اگلے مورچوں پر گئے۔ انہوں نے ہندوستانی فوجوں کے کمانڈر سے بھی ملاقات کی۔

ماسکو ۱۹ اگست۔ ابھی تک لڑائی کا زور سٹالن گراڈ کے مورچے اور کاکیشیا کے علاقہ میں ہے۔ ڈان کے موڑ کے اندر لڑائی کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ اخبار "ریڈ سٹار" لکھتا ہے۔ کہ جرمنوں نے ٹینکوں اور پیدل دستوں کے ساتھ زور کا حملہ شروع کر دیا ہے جس کی وجہ سے روسی اپنے بچاؤ کی پچھلی لائنوں پر ہٹ گئے ہیں۔ دوسرے حصوں میں حالات تسلی بخش ہیں۔ کل کے جوابی حملوں میں ڈیڑھ ہزار جرمنوں کا صفایا کر دیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دشمن کی فوجوں کو مزید کمک پہنچ گئی ہے۔ مشرقی کاکیشیا میں بھی دشمن کی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ اور روسی پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۱۹ اگست۔ آج صبح برطانوی دستوں نے مقبوضہ فرانس پر زبردست چھاپہ مارا۔ جرمنی نے بھی اس حملہ کی شدت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ریڈیو کے ذریعہ فرانس کے لوگوں سے کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ کوئی ایسی کارروائی نہ کریں جس سے جرمنوں کو مدد مل سکے۔ حملہ ایسی شدت کا تھا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی